تیرا شیدا ہو پھر وہ اور شَے سے دل لگایے کیوں
سوا تیرے زباں پر اور کوئی نام آیے کیوں

تیرے چہرے میں اک ایسی کشش ہے سیفِ دیں سرور
جو تجھکو دیکھ لے اک پل نظر رُخ سے ہٹائے کیوں

تیرا دیدار کرنا گر عبادت میں نہیں شامل
تو تجھکو دیکھ کے سر خُد بہ خُد سجدے میں جائے کیوں

تیری حضرۃ میں اپنا سر جُھکانا شان و شوکت ہے
اگر یہ سچ نہیں تو پھر زمانہ سر جھوکائے کیوں

بصیرۃ سے تیری حضرۃ میں جسنے سر جھکایا ہے
بلندی اُسکے آگے شوق سے نہ سر جھکائے کیوں

میں تیرے عشق کی دولت سے مالا مال ہوں مولیٰ
بھلا مجھکو تصوّر میں بھی زر اور مال آئے کیوں

زمانہ صرف میری مالی حالت دیکھ کر سونچے

بلا کی تنگ دستی ہے ، یہ پھر بھی مسکرائے کیوں

مفضل نام کی تسبیح زباں پے رہتی ہے میری

تبھی سوچوں اثر حالات کے اب تک نہ آئے کیوں

لکھا دے نام تُو بھی سیفِ دیں سرور کا کشتی پے

پھر ھمسے یہ نہ کہیو میری کشتی ڈگمگائے کیوں

تیرا حاسد تیری شاں دیکھ کر جلتا رہے ہر دم

حسد میں خُد ہی جلتے ہیں اُنھے کوئی جلائے کیوں

ھزارو سازیشیں کرلے وہ دے لالچ کروڑو کا

جہاں ذکرِ مفضل نا ہو اُس محفل میں جائے کیوں

اے دنیا سوچ وہ معصوم بچّے تھے کہاں پھر بھی

نہ شہ کو نا ہی برھانِ الھدی کو بھول پائے کیوں ؟

یہ فتنت کرنے والے کو فقط اتنا کوئی کِہہ دے
اے ناداں ہوش میں آجا ہمیشہ مُنھ کی کھائے کیوں

اے دعویدار تو بھی جانتا ہے تو غلط ہی ہے
تو پھر مولیٰ مفضل کو بھلا اتنا ستائے کیوں

یہ دنیا کیا وہ عقبیٰ کیا وہ محشر کیا شفاعت کیا
جنھے تمسے محبت ہے اُنھے یہ فکر کھائے کیوں

برھان الدین کا جانی رہے باقی ھزارو سال
دعاء جب تک نہ کرلوں میرے دل کو چین آئے کیوں

اے شاکر سیفِ دیں سرور کی یہ ذرّہ نوازی ہے
نہیں تو ہم غلامو کو کوئی دل میں بسائے کیوں

عبدِسیدنا المنعام ط ع
مصطفیٰ ملاّ سیف الدین شاکر - مسقط

19/05/2015